بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوسروں کے اصرار پر چوری کیا ہوا مال کھانے کا شرعی حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میرے دوست مارکیٹ کے اندر کام کرتے ہیں، اور وہاں سے بغیر پیسے دیے، کھانے پینے کا کچھ سامان چپکے سے اٹھا لاتے ہیں، اور وہ کھانے پینے کی چیزیں ہم لوگوں کو دیتے ہیں، میرے کتنے ہی منع کرنے پر بھی نہیں مانتے، اور زبردستی مجھے بھی اس کھانے میں شامل کر لیتے ہیں، میرا سوال یہ ہے کہ: کیا وہ کھانا میرے لیے جائز و حلال ہوگا؟

جواب

جب آپ کو معلوم ہے کہ جو کھانا کھانے کے لئے آپ کو دیا جارہا ہے، بعینہ چوری کیا ہوا ہے، تو اس کا کھانا، ناجائز و حرام ہے، لہذا آپ اس کو نہیں کھاسکتے، خواہ آپ کے دوست وہ کھانا کھانے پر کتنا ہی اصرار کریں۔

نوٹ: چوری کے مال کا حکم یہ ہے کہ کو مالک تک پہنچانا لازم ہے، جتنا مال کھایا، تلف کیا، اس کا تاوان ادا کرنا بھی لازم ہے۔

امام اہل سنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال ہوا کہ: "کوئی شخص چوری میں مشہور ہے لیکن لوگوں کو کھلاتا ہے یہ کھانا کیسا ہے؟" تو اس کے جواب میں آپ علیہ الرحمۃ نے فرمایا: "چوری کا مال خود کھانا بھی حرام اور دوسروں کو کھلانا بھی حرام۔" (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 587، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی ہندیہ میں ہے "وهل يضمن السرقة؟ إن كان استهلكها يضمن، وإن كانت قائمة ردها على المسروق منه" ترجمہ: اور کیا چوری کی گئی چیز کا تاوان دے گا؟ اگر اس نے وہ چیز ہلاک کر دی ہو، تو اس کا تاوان دے گا، اور اگر وہ چیز موجود ہو، تو جس کی چوری کی ہے، اس تک پہنچائے گا۔ (فتاوی ہندیہ، ج 03، ص 429، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4798

تاریخ اجراء: 12 رمضان المبارک 1447ھ/02 مارچ 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net